الکحل والی خوشبواور عطر

کولونیا یا الکحل پر مشتمل خوشبو اور عطر استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟

الحمد للہ:

جن خوشبو جات اور پرفیومز میں کولونیا یا الکحل پائی جاتی ہے، ان کے متعلق تفصیلا کلام کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ :

اگر الکحل کی مقدار بہت ہی کم ہو، تو یہ نقصان دہ نہیں اور انسان کو یہ خوشبو بغیر کسی قلق اور پریشانی کے استعمال کر لینی چاہیے، مثلا اس میں الکحل پانچ فیصد ہو، یا اس سے بھی کم مقدار میں، تو یہ مؤثر نہیں .

لیکن اگر اس کی مقدار زیادہ ہو کہ یہ اثر انداز ہو تو انسان کیلئے بہتر یہی ہے کہ بغیر ضرورت اسے استعمال نہ کرے، مثلا زخم وغیرہ کو سن کرنے کیلئے۔

لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو بہتر اور اولی یہی ہے کہ استعمال نہ کی جائے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حرام ہے، کیونکہ اس زیادہ تناسب میں ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ نشہ آور ہے، اور نشہ آور چیز کو پینا بلا شک وشبہ نص اور اجماع کے اعتبار سے حرام ہے .

لیکن کیا یہ پینے کے علاوہ بھی حرام ہے؟

یہ محل نظر ہے، اور احتیاط اسی میں ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے، میں نے محل نظر اس لیے کہا ہے کہ: کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّـهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾

"اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ

رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سواب بھی باز آجاؤ'' [سورہ مائدہ:90 - 91]

چنانچہ جب ہم اللہ کے عمومی قول ''ان سے بالکل الگ رہو'' کو دیکھتے ہیں تو عموم کو لیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ: بے شک شراب سے ہر حال میں بچا جائے گا خواہ پینے کیلئے ہو یا تیل وغیرہ کی مالش ہو۔

اور جب ہم علت وسبب کی طرف دیکھتے ہیں: ''شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سواب بھی باز آجاؤ'' تو ہم کہتے ہیں کہ ممانعت صرف پینے کی ہے؛ کیونکہ محض اسکے مالش کرنے سے نشہ نہیں ہوتا، تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگرالکحل کاتناسب اس خوشبو میں بہت ہی کم مقدار میں ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ،اور نہ ہی اس میں کوئی اشکال اور پریشانی و قلق ہے .

لیکن اگر اسکا تناسب زیادہ ہو تو پھر اس سے اجتناب کرنا اولی اور بہتر ہے، صرف ضرورت کے وقت استعمال ہو سکتی ہے،اور ضرورت یہ ہے کہ انسان کوزخم وغیرہ کی جگہ سن کرنے کی ضرورت پیش آئے .

دیکھیں: لقاءالباب المفتوح شیخ ابن عثیمین (240)۔